علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

عزیزانِ محترم! دینِ اسلام نے حصولِ علم کا بڑا اہتمام فرمایا ہے، لوگوں کو لکھنے پڑھنے کی خوب ترغیب دلائی ہے؛ اس لیے کہ لکھنا پڑھنا علم کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے، اسی سے اچھے بُرے کی تمیز ہوتی ہے، اسی علم کی وجہ سے انسان کفر وگناہ کی گندگی وغلاظت سے پاک وصاف ہوتا ہے، اور اسی کی بدَولت شریعت کے چشمے جاری ہوتے ہیں، یہی علم انسان کو ادنی سے اعلیٰ، اور گندے سے ستھرا بناتا ہے، علم ہی سے دین ودنیا کے کام وابستہ ہیں، اور خصوصًا علمِ دین اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے؛ کہ اس کے ذریعے دینی خدمات انجام دی جاتی ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَق﴾

خَلَقَ الإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ* اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ* الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ* عَلَّمَ الإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾[1] "اے حبیب! پڑھیے اپنے رب تعالی کے نام سے جس نے پیدا کیا، آدمی کو جمے ہوئے خُون سے بنایا، پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے علم سکھایا، آدمی کو سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا"۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»[2] "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"، لہذا ہر ایک پر اپنے اپنے شعبہ زندگی سے متعلق علم حاصل کرنا اور علمائے کرام سے پوچھنا لازم ہے۔

علم حاصل کرنا کیوں فرض ہے؟

برادرانِ اسلام! علم نُور ہے، علم اَقوامِ عالَم کی ترقّی اور سربلندی، دل ودماغ کی کشادگی، جنّت کے حصول اور اللہ تعالی کے اِنعام واِکرام حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، علم کی بدَولت انسان کا دل جگمگا اُٹھتا ہے، اِسی نُور کی رَوشنی میں انسان اپنی منزل تلاش کرتا ہے، اساتذہ سے کسی مسئلہ کے حل سے متعلق دریافت کرنا جہالت کی بیماری کی شِفاء ہے، بصورتِ دیگر گمراہی، بدعقیدگی اور بگاڑ کا سبب ہے، ہر ایک پر بقدرِ ضرورت علم حاصل کرنا فرض ہے، نماز، روزہ، پاکی ناپاکی وغیرہ کے اَحکام سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہیں، اسی طرح تاجر پر تجارت کا علم

---

(١) پ٣٠، العلق: ١-٥.

(٢) "سنن ابن ماجه" المقدّمة، ر: ٢٢٤، صـ٤٧.

حاصل کرنالازم ہے،نوکری پیشہ وملازِم پرنوکری وملازمت سے متعلق علم حاصل کرناضروری ہے، مالک جو کام پر مزدور رکھتا ہے، اُس پر مزدور و کام کاج کرنے والوں کے حقوق سے متعلّق علم ومسائل سیکھنالازم وضروری ہے، اور جس جس شعبے سے انسان وابستہ ہے اُس سے متعلّق جائز وناجائز، حلال وحرام کاعلم ہونالازم ہے؛ تاکہ باہمی حقوق کی ادائیگی، اور اپنے کام کاج میں غلطی کوتاہی کے باعث گناہ وحرام کامرتکِب نہ ہو، زندگی کی ابتداء سے انتہاء تک ہر موڑ پر علم کی ضرورت ہے، چاہے وہ عبادات ہوں یا مُعامالات، تربیتِ اولاد ہو یا حقوقِ والدَین، حقوقِ مسلم ہوں یا غیر مسلم، رشتہ دار ہوں یا دوست واَحباب، جوانی ہو یا بڑھاپا، نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا زکات، وضو ہو یا غُسل، چلنا پھرنا ہو یا سونا جاگنا، خوشی کا موقع ہو یا غم کا، نکاح ہو یا طلاق، ملازمت ہو یا تجارت، شادی بیاہ ہو یا موت میّت، مسجد ہو یا گھر، دُکان ہو یا فیکٹری یا کارخانہ وغیرہ، ہر ہر موڑ پر انسان کو علم کی ضرورت رہتی ہے۔

طالب علم کامقصد حصولِ علم سے کیاہوناچاہیے؟

جانِ برادر! طالب علم کو چاہیے کہ سب سے پہلے وہ جہالت کے اندھیرں سے نکل کر، علم وعرفان کی رَوشن اور سیدھی راہ پر گامزن ہو، یہ علم وعرفان سب سے پہلے اس کی اپنی ذات کی تکمیل کرے، اس میں بلند اَخلاق واَوصاف پیدا کرے، اوراس کو ایسے بلند کردار کاحامل انسان بنائے، جو دوسروں کے لیے خضرِراہ ہو۔ یہ علم صرف علم نہ رہے بلکہ عمل بن کراس کے اعضاء وجَوارح سے ظاہر ہو۔ یہ علم انسان کو خدا ورسول کا عاشق، شَیدائی، دین، ملک وقوم کامُخلص بنائے، وہ خدا کی صفت کامَظہر اور انسانوں کا ضمیر

خواہ ہو، اس سے کسی کی پریشانی ورُسوائی نہ دیکھی جاتی ہو، قوم کا مال امانت سمجھ کر اس کی حفاظت کرتا ہو، لہو ولعب اور اِسراف وتبذیر سے بچتا ہو، حصولِ علم اور اس کے اسباب کے لیے کوشاں رہے، صبر وثابت قدمی کا مُظاہرہ کرتا رہے؛ کیونکہ علم کا حصول سیکھنے سکھانے سے ہوتا ہے، سرکار ابد قرار ﷺ نے فرمایا: «إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ»[1] "علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے"، شارحین اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: "وَإِنَّ التَّعَلُّمَ سُؤَالٌ وَجَوَابٌ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ"[2] "یقیناً علم سوال وجواب کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، اور اچھے انداز سے سوال کرنا خود آدھا علم ہے"۔

اسی طرح امام اَصمعی سے دریافت کیا گیا، کہ آپ نے علم کس طرح حاصل کیا؟ آپ نے فرمایا: "بِكَثْرَةِ سُؤَالِي، وَتَلَقُّفِي الْحِكْمَةَ"[3] "کثرتِ سوال اور حکمتِ عملی سے۔ "کثرتِ سوال حصولِ علم کی حرص پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ، اس میں غَور وفکر پر بھی دلالت کرتا ہے، لہذا طالبِ علم کو چاہیے کہ اپنے اَسباق میں غَور وفکر کرتا رہے، انہیں دُہراتا رہے، اور ان سے متعلق اپنے اساتذہ سے کثرتِ سوال کرتا رہے؛ تاکہ اساتذہ اس پر بھر توجہ دیں سکیں۔ ساتھ ہی اپنے اساتذہ کی تعظیم وتوقیر کا بھی خیال رکھے، ان کے حقوق کی بجاآوری

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب العلم، صـ١٦.

(٢) "فتح الباري" لابن حجر، كتاب العلم، ١/ ١٧٣.

(٣) "جامع بيان العلم وفضله" ١/ ٣٨١.

کی کوشش کرتے رہنا بہت اچھی عادت اور خوش نصیبی کی بات ہے۔ رحمتِ عالمیان ﷺ نے اس کی تاکید ارشاد فرمائی: «لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ»[1] "وہ میری امّت میں سے نہیں جو بڑوں کی تعظیم وتوقیر نہ کرے، چھوٹوں پر رحم نہ کرے، اور استاذ کے حق کو نہ جانے!"۔

اچھے ساتھیوں کا چُناؤ

عزیزانِ مَن! جس طرح طالبِ علم کو اچھے اَخلاق کا حامل ہونا ضروری ہے، اسی طرح اپنے ساتھیوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آنا بھی ضروری ہے، طالبِ علم کو اپنے لیے ایسے ساتھی چُننا چاہیے، جو اسے اچھی عادتوں کی ترغیب دیں، بُری عادتوں سے بچاتے رہیں، ترقی کی مَنازل طے کرنے میں اس کی حَوصلہ اَفزائی کرتے رہیں؛ تاکہ وہ اپنے اہل وعِیال کے لیے فخر اور وطنِ عزیز کے لیے کارآمد سرمایہ ثابت ہو، ایک ترقی یافتہ مُعاشرہ کو ایسے ہی باکردار، باصلاحیت طلباء کی ضرورت ہوتی ہے، جو مُعاشرہ کو روز بہ روز ترقی کی راہوں پر گامزن کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں، نِت نئے مسائل کے حل کی کوشش میں مصروفِ عمل ہوں۔

اپنے بچوں کو مناسب تعلیمی ماحول فراہم کرنا والدین کی اہم ذمہ داری ہے

رفیقانِ گرامی قدر! جیسا کہ ہم سب یہ بات جانتے ہیں، کہ ہمارے بچے اپنا نیا تعلیمی سال شروع کرنے جا رہے ہیں، جس پر ہم انہیں مبارکباد دیتے ہیں، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور ان کی

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند الأنصار، ر: ۲۲۸۱۹، ۸/ ٤١٢.

ترقی و کامرانی کے لیے دعاگو ہیں۔ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کے لیے بہتر تعلیمی ماحول فراہم کریں، انہیں مختلف تعلیمی شعبہ جات اور مفید معلومات کے اختیار کرنے میں شریکِ رائے کریں، جس کے ذریعہ ان میں تخلیقی کردار اور ترقی کے مواقع، اور ان کا مستقبل رَوشن ہو سکے، وہ وطنِ عزیز کی خدمت کر سکیں، ساتھ ہی ہم ان سے ثابت قدمی سے حصولِ علم کا مطالبہ بھی کرتے ہیں، اور نبیِ کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی یاد دلاتے ہیں، جس میں رسولِ اکرم ﷺ نے طالب علموں کی رَہنمائی اور حَوصلہ افزائی فرمائی، کہ علم کی طلب جنّت کے حصول کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْماً، سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقاً إِلَى الْجَنَّةِ»[1] "جو علم کی طلب میں کسی راہ پر چلے، اللہ تعالی اس کے لیے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے"۔

حصولِ علم میں والدَین کا کردار

حضراتِ محترم! حصولِ علم میں والدَین کا کردار بہت اَہمیت کا حامل ہے، والدَین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کی تعلیم کی تکمیل تک ان پر بھرپور توجہ دیں، انہیں پابندی سے اسکول بھیجیں، اسی طرح اسکول سے بھی ان کی پڑھائی، کردار، عادات واَطوار سے متعلق معلومات حاصل کرتے رہیں؛ کیونکہ وہ ان کے ذمہ دار اور ان پر نگران ہیں، اسی ذمہ

(١) "صحيح مسلم" كتاب الذكر والدعاء والتوبة، ر: ٢٦٩٩، صـ١١٧٣.

داری کا مُظاہرہ کرنے سے بچوں کی تعلیمی صلاحیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے، جس سے وہ تعلیمی مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اساتذہ کا احترام

برادرانِ اسلام! اساتذہ وہ عظیم ہستیاں ہیں، جو اس عظیم امانت کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھاتے ہیں؛ کیونکہ وہ مُعاشرے کو درپیش مسائل، ان کے حل اور اس کی ترقی کی راہوں کو جانتے ہیں، ہماری امیدیں بھی انہی عظیم ہستیوں سے وابستہ ہوتی ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ انہی اساتذہ کے زیرِ تربیت رہتے ہوئے کئی نامور لوگ اس دنیا میں ظاہر ہوئے، جنہوں نے اپنے اپنے شعبوں میں کارہائے نمایاں انجام دیے، مثلاً سائنسدان، مصنّفین، محقّقین، ملکی نظام کو چلانے والے اَفراد، اور وہ اَفراد جنہوں نے ملکی ثقافتی تبدیلیوں میں اپنا نمایاں کردار ادا کیا، ان سے وطنِ عزیز کو بے پناہ امیدیں وابستہ ہیں، لہذا ہمیں ہر حال میں اپنے اساتذہ کا احترام کرنا ہے، ان کا شکر گزار اور خدمتگار رہنا ہے، اللہ تعالی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرَضِينَ، حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوتَ، لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ»[1] "یقیناً اللہ تعالی، اس کے فرشتے، زمین وآسمان والے، حتی

---

(١) "جامع الترمذي" أبواب العلم، ر: ٢٦٨٥، صـ٦٠٩.

کہ چیونٹیاں اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں بھی اس شخص کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں، جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! یہی وہ پیغام ہے جس کے ذریعہ مُعاشرہ اور قومیں ترقی کی راہ پر گامزن ہوتی ہیں، اس ترقی کے مشن کو پروان چڑھاتی ہیں، یہی پیغام لے کر انبیاء و مرسلین دنیائے فانی میں تشریف لائے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْنِي مُعَنِّتًا وَلاَ مُتَعَنِّتًا، وَلَكِنْ بَعَثَنِي مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا»(۱) "یقیناً اللہ تعالی نے مجھے دُشواری اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا، بلکہ مجھے آسانی کے ساتھ تعلیم دینے والا بنا کر بھیجا ہے"۔ اس حدیثِ پاک میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے، کہ استاذ کو طلباء کے ساتھ صبر وتحمل، اچھی حکمتِ عملی سے پیش آنا چاہیے، پڑھنے پڑھانے کے اچھے طریقے اپنانے چاہییں۔

اے اللہ ہمارے طلباء کو حصولِ علم کے لیے کوشش کرتے رہنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے اساتذہ کو جزائے خیر عطا فرما، ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی فرمانبرداری کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمایا، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الطلاق، ر: ٣٦٩٠، صـ٦٣٤.

فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.